

# کتاب یوئیل اور لاودکیائی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا - نمبر چالیس

Jeff Pippenger

2026-02-03

## عدد چالیس

پطرس علامتی طور پر ساعت سوم میں قیصریہ فلپی میں تھا، قیصریہ بحری اور ساعت نہم کی طرف جاتے ہوئے۔ متی اور مرقس کے مطابق، چھ دن بعد پطرس، یعقوب اور یوحنا کوہ تجلی پر تھے۔ لوقا کے مطابق، پانیوم اور کوہ تجلی کے درمیان آٹھ دن گزرے۔ قیصریہ فلپی میں جہنم کے پہاڑوں سے لے کر صلیب کی موت تک، اور راستے میں کوہ تجلی پر ایک پڑاؤ کے ساتھ۔ پانیوم سے اتوار کے قانون تک تین قدم۔ آغاز میں قیصریہ، درمیان میں کوہ تجلی، اور انجام پر قیصریہ۔ ابتدا میں جہنم، انتہا میں موت، اور درمیان میں خدا کا جلال۔ ایک الفا بغاوت جس کی نمائندگی جہنم کے پہاڑ کرتے ہیں، اور ایک اومیگا بغاوت جس کی نمائندگی ابن خدا کی موت کرتی ہے۔

قیصریہ فلپی بنیاد ہے، کیونکہ وہیں مسیح نے اُس چٹان کی تعیین کی جس پر وہ اپنی کلیسیا تعمیر کرے گا۔ کوہ تبدیل صورت دوسرا مرحلہ ہے، جہاں پیکل کی تکمیل ہو جاتی ہے اور سنگ اختتام نصب کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد تیسرا مرحلہ، یعنی صلیب پر عدالت، آیا۔

اور اُس نے اُن سے کہا، میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ یہاں کھڑے ہوئے لوگوں میں سے بعض موت کا مزہ نہ چکھیں گے، جب تک وہ خدا کی بادشاہی کو قوت کے ساتھ آتی ہوئی نہ دیکھ لیں۔ اور چھ دن بعد یسوع پطرس اور یعقوب اور یوحنا کو اپنے ساتھ لے کر انہیں اکیلے علیحدہ طور پر ایک بلند پہاڑ پر لے گیا، اور وہ اُن کے سامنے تبدیل صورت ہوا۔ اور اُس کی پوشاک چمکنے لگی، برف کی مانند نہایت سفید، یہاں تک کہ زمین پر کوئی دھوبی انہیں اس قدر سفید نہیں کر سکتا تھا۔ اور ایلیاہ اور موسیٰ اُن کے سامنے ظاہر ہوئے، اور وہ یسوع سے گفتگو کر رہے تھے۔

اور پطرس نے جواب دے کر یسوع سے کہا، آے استاد، ہمارا یہاں رہنا اچھا ہے؛ پس ہم تین جھونپڑیاں بنائیں: ایک تیرے لیے، ایک موسیٰ کے لیے، اور ایک ایلیاہ کے لیے۔

کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ کیا کہے؛ اس لیے کہ وہ سخت خوف زدہ تھے۔ اور ایک بادل آیا جو اُن پر چھا گیا، اور بادل میں سے ایک آواز آئی: یہ میرا محبوب بیٹا ہے؛ اسی کی سنو۔ اور یکایک جب انہوں نے چاروں طرف نگاہ کی تو اپنے ساتھ یسوع کے سوا کسی اور کو نہ دیکھا۔ اور جب وہ پہاڑ سے اتر رہے تھے تو اُس نے انہیں تاکید کی کہ جو کچھ انہوں نے دیکھا تھا، جب تک ابن آدم مردوں میں سے جی نہ اٹھے، کسی سے نہ کہیں۔ سو انہوں نے اُس بات کو اپنے درمیان ہی رکھا اور آپس میں سوال کرتے رہے کہ مردوں میں سے جی اٹھنے سے کیا مراد ہے۔ مرقس 9:1-10۔

کوہ پر پطرس یہ تجویز پیش کرتا ہے کہ موسیٰ، مسیح اور ایلیاہ کے لیے ایک خیمہ برپا کیا جائے۔

موسیٰ موت سے گزرا، مگر میکائیل اترا اور قبل اس کے کہ اس کا بدن فساد دیکھتا، اسے زندگی عطا کی۔ شیطان نے بدن کو تھامے رکھنے کی کوشش کی، اس پر اپنا حق جتلاتے ہوئے؛ لیکن میکائیل نے موسیٰ کو زندہ کیا اور اسے آسمان پر لے گیا۔ شیطان نے تلخی کے ساتھ خدا کے خلاف ہرزہ سرائی کی، اور اسے اس امر میں ناانصاف ٹھہرایا کہ اس نے اس سے اس کا شکار چھین لیے جانے کی اجازت دی؛ مگر مسیح نے اپنے مخالف کو ملامت نہ کی، اگرچہ خدا کے خادم کا گر پڑنا اسی کی آزمائش کے سبب تھا۔ اس نے حلیمی سے اسے اپنے باپ کے سپرد کیا اور کہا، 'خداوند تجھے جھڑکے'۔

یسوع نے اپنے شاگردوں سے فرمایا تھا کہ جو لوگ اُس کے ساتھ کھڑے ہیں اُن میں سے بعض موت کا مزا نہ چکھیں گے جب تک کہ وہ خدا کی بادشاہی کو قدرت کے ساتھ آتی ہوئی نہ دیکھ لیں۔ تجلی کے وقت یہ وعدہ پورا ہوا۔ وہاں یسوع کا چہرہ بدل گیا اور آفتاب کی مانند چمکنے لگا۔ اُس کا لباس سفید اور چمکدار تھا۔ موسیٰ وہاں موجود تھا تاکہ اُن کی نمائندگی کرے جو یسوع کے دوسرے ظہور پر مردوں میں سے زندہ کیے جائیں گے۔ اور ایلیا، جو بغیر موت دیکھے منتقل ہوا تھا، اُن کی نمائندگی کرتا تھا جو مسیح کے دوسرے آنے پر عدم فنا میں بدل دیے جائیں گے اور بغیر موت دیکھے آسمان پر منتقل کیے جائیں گے۔ شاگردوں نے حیرت اور خوف کے ساتھ یسوع کی عالی شان جلالت اور اُس بادل کو جو اُن پر سایہ فگن تھا دیکھا، اور پرہیزگاری جلال میں خدا کی آواز سنی، جو فرما رہی تھی، 'یہ میرا محبوب بیٹا ہے؛ اِس کی سنو'۔ ابتدائی تحریرات، 164۔

پہاڑ تجلی تین خیموں کی نشاندہی کرتا ہے: قدیم اسرائیل کے آغاز میں موسیٰ کا خیمہ اجتماع؛ مسیح کا خیمہ، جس کی نمائندگی اُس کے تجسد سے ہوتی ہے؛ اور وہ خیمہ جو خود ایک لاکھ چوالیس ہزار ہیں، جس کی نمائندگی ایلیاہ کرتا ہے۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار وہ ہیں جو جب تک وہ مسیح کی دوسری آمد نہ دیکھ لیں، موت کا مزہ نہیں چکھیں گے۔ یہ پہاڑ اُس مقام کی نشاندہی کرتا ہے جہاں ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مہر ثبت کی جاتی ہے۔

ایک لاکھ چوالیس ہزار کا خیمہ ضدِ نمونہ عیدِ خیام میں برپا کیا جاتا ہے۔ کوہ اُن کی نشاندہی کرتا ہے جو موت کا مزہ نہیں چکھتے، اور تین گواہ پیش کرتا ہے جو اس بات کی شہادت دیں کہ جب وہ کوہ پر خدا کے جلال کو دیکھیں، تو یہی ضدِ نمونہ عیدِ خیام ہے۔

وہ خیمہ ایلیاہ کے طور پر برپا کیے جاتے ہیں، جو 2023 میں برپا ہونا شروع ہوا، جب موسیٰ اور ایلیاہ دونوں جی اٹھے۔ پہلے بنیاد ڈالی گئی، یعنی وہی واحد بنیاد جو ڈالی جا سکتی ہے، اور وہ بنیاد مسیح ہے، سنگِ زاویہ اور سنگِ بنیاد۔ پھر سنگِ اختتام رکھا جاتا ہے، جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کی نمائندگی کرتا ہے، جیسا کہ کوہِ تجلی پر ظاہر ہوا۔ اسی کوہ پر پطرس، یعقوب اور یوحنا اُن کی نمائندگی کرتے ہیں جو فی الحقیقت موت کا مزہ نہیں چکھتے۔ بعد ازاں پطرس نے یہ قلم بند کیا کہ پادشاہی کہانت اُن ہی کی ہے جنہوں نے چکھا کہ خداوند نیکو ہے، اور جو ایک روحانی گھر تھے۔ انہوں نے زندگی کا مزہ چکھا، لہذا وہ موت کا مزہ نہیں چکھتے۔

اگر واقعی تم نے چکھ لیا ہے کہ خداوند مہربان ہے۔ اُس کے پاس آتے ہوئے، جو ایک زندہ پتھر ہے—آدمیوں کی طرف سے تو رد کیا گیا، لیکن خدا کے نزدیک برگزیدہ اور گرامی قدر—تم بھی زندہ پتھروں کی مانند ایک روحانی گھر اور مقدس کہانت کے طور پر تعمیر کیے جا رہے ہو، تاکہ روحانی قربانیاں چڑھاؤ جو یسوع مسیح کے وسیلہ سے خدا کو مقبول ہوں۔ اسی لیے کلام مقدس میں بھی لکھا ہے: دیکھو، میں صیون میں ایک برگزیدہ اور گرامی قدر کونے کا سر بنیاد پتھر رکھتا ہوں؛ اور جو اُس پر ایمان لائے گا برگز شرمندہ نہ ہوگا۔ 1-پطرس 2:3۔6۔

'confounded' کے طور پر ترجمہ کیا گیا لفظ کا مطلب 'شرمندہ ہونا' ہے۔ باقی ماندہ جماعت کی نمائندگی پطرس کرتا ہے، اور ان کی خوشی اُن لوگوں کے ساتھ مقابل رکھی گئی ہے جنہوں نے بارانِ اخیر کے پیغام کو رد کیا۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار سے متعلق ایک کلید—چونکہ پطرس کو بادشاہی کی 'کلیدی' دی گئی تھیں—وہ 'سر زاویہ کا پتھر' ہے جو صیون میں رکھا گیا تھا۔ وہ پتھر صادقوں کی آنکھوں میں عجیب ہے، اور افرائیم کے شرابیوں کے لیے ٹھوکر کا پتھر ہے۔

جس پتھر کو معماروں نے رد کیا، وہی کونے کا سیرہ پتھر بن گیا۔ یہ خداوند کی طرف سے ہوا ہے؛ یہ ہماری آنکھوں میں عجیب ہے۔ زبور 118:22، 23۔

یسوع نے تانستان کی تمثیل کے اختتام پر ان آیات پر تبصرہ فرمایا۔

یسوع نے اُن سے فرمایا، کیا تم نے کتبِ مقدّسہ میں کبھی نہیں پڑھا کہ جس پتھر کو معماروں نے رد کیا، وہی کونے کا سیرا بن گیا؛ یہ خداوند کی طرف سے ہوا ہے، اور ہماری آنکھوں میں عجیب ہے؟ اس لیے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہی تم سے لے لی جائے گی اور ایسی قوم کو دی جائے گی جو اس کے پھل پیدا کرے۔ اور جو کوئی اس پتھر پر گرے گا ٹوٹ جائے گا، لیکن جس پر یہ گرے گا اسے پیس کر غبار کر دے گا۔ جب سردار کاہنوں اور فریسیوں نے اس کی تمثیلیں سنیں تو انہوں نے سمجھ لیا کہ وہ انہی کے بارے میں کہتا ہے۔ لیکن جب انہوں نے اس پر ہاتھ ڈالنا چاہا تو وہ ہجوم سے ڈر گئے، کیونکہ لوگ اسے نبی سمجھتے تھے۔ متی 21:42-46۔

جو کوئی اس اساسی پیغام کو قبول کرے، وہ ٹوٹ جائے گا، کیونکہ چٹانِ مسیح ہے، اور کارِ انجیل یہ ہے کہ انسان کو خاک تک عاجز کرے۔

"تیرئہ بالایمان کیا ہے؟ یہ خدا کا کام ہے کہ وہ انسان کی شوکت کو خاک میں ملاتا ہے، اور انسان کے لیے وہ کچھ کرتا ہے جو اس کے بس میں نہیں کہ اپنے لیے کر سکے۔ جب لوگ اپنی پیچ مایگی دیکھتے ہیں، تو وہ مسیح کی راستبازی سے ملبس ہونے کے لیے آمادہ ہو جاتے ہیں۔ جب وہ تمام دن خدا کی حمد و تمجید کرنے لگتے ہیں، تب مشاہدہ کے وسیلہ سے وہ اسی صورت میں متبدل ہوتے جاتے ہیں۔ ولادتِ ثانی کیا ہے؟ یہ انسان پر اس کی اپنی حقیقی سرشت کا منکشف ہونا ہے کہ بذاتِ خود وہ ہے وقعت ہے۔" مینوسکرپٹ ریلیزز، جلد 20، 117۔

جو کوئی سنگِ بنیاد کو رد کرتا ہے وہ تباہ ہو جاتا ہے، جیسا کہ یسوع کے تاکستان کی تمثیل کے اطلاق کی تکمیل میں قدیم اسرائیل کے ساتھ ہوا۔ یہودیوں نے مسیح کو رد کیا؛ انہوں نے موسیٰ کو بھی رد کیا، کیونکہ اگر وہ موسیٰ پر ایمان لاتے تو مسیح پر بھی ایمان لاتے۔ انہوں نے خدا کی شریعت کو رد کیا، اور عقیدہ کے طور پر انسانوں کے احکام کی تعلیم دی۔ مسیح، موسیٰ اور شریعت سب بنیادوں کی علامتیں ہیں، اور مسیح ہی وہ واحد بنیاد ہے جو رکھی جا سکتی ہے، لیکن بطور بنیاد مسیح کی نمائندگی بہت سے رموز کے ذریعے کی گئی ہے۔ موسیٰ اور شریعت دونوں اسی حقیقت کی مثالیں ہیں۔ مسیح ہی واحد بنیاد ہے، مگر اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ اُس کے نبوی کلام میں جو دوسری بنیادیں ہیں وہ محض اُس کی ذات کے کسی پہلو کی علامتیں ہیں۔

کیونکہ جو بنیاد ڈالی جا چکی ہے، اُس کے سوا کوئی انسان کوئی دوسری بنیاد نہیں ڈال سکتا، اور وہ یسوع مسیح ہے۔ ۱ کرنتھیوں ۱۱:۳۔

یسوع مسیح "کلام" ہیں، اور اسی حیثیت سے اُن کے کلام میں موجود اصول خود اُنہی کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اسی لیے سسٹر وانٹ لکھتی ہیں کہ دس احکامِ مسیح کے کردار کا عکس ہیں۔ وہ اول اور آخر ہیں، اور جب انہیں اس پیرایہ میں پیش کیا جاتا ہے تو یہ ظاہر کرتا ہے کہ مسیح ہمیشہ کسی شے کے آغاز کے ساتھ اُس کے انجام کو بھی نمایاں کرتے ہیں۔ بطور کلام وہ "سچائی" بھی ہیں، اور سچائی ایک نبوی سانچہ ہے۔ جب وہ اپنے کلام پر مہر لگاتے اور اسے کھولتے ہیں تو وہ یہوداہ کے قبیلے کے شیر ہیں۔ وہی سنگِ زاویہ بھی ہیں جو سنگِ تکمیل بن جاتا ہے۔ سنگِ زاویہ محض اُن کی بطور بنیاد تمثیل ہے، یا عبرانی لفظ "سچائی" کے پہلے حرف کی تمثیل۔ سنگِ تکمیل ہیکل پر تاج پوشی کا کام ہے، اور جب اسے سچائی کے سانچے کے ساتھ ہم آہنگ کیا جائے تو سنگِ تکمیل سنگِ زاویہ سے بائیس گنا زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔ جو اُن کی آنکھوں میں عجیب ہے جنہوں نے چکھائے کہ خداوند نیک ہے، وہ یہ ہے کہ سچائی کے سانچے کے اصول کس طرح سنگِ زاویہ اور سنگِ تکمیل کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر اُن نبوی کلیدات میں سے ایک کی نشاندہی کرتے ہیں جو پطرس کو دی گئی تھیں۔

الف، پہلا حرف، ایک ہے، لیکن اومیگا، آخری حرف، بائیس ہے۔ ملر کے جواہر آفتاب کی مانند چمکتے ہیں، لیکن جب مٹی جھاڑنے والے شخص نے جواہر کو یکجا کیا، تو وہ دس گنا زیادہ روشن ہو گئے۔ یہ ادراک کہ سلسلہٴ نبوت کا انجام وہی ہے، مگر سلاسلِ نبوت کے آغاز سے زیادہ قوتمند ہے، "عجیب" ہے۔ یہ مسیح

کی سیرت کا ایک عنصر ہے؛ یہ اُن کنجیوں میں سے ایک ہے جو پطرس کو ایک لاکھ چوالیس ہزار کو باندھنے کے لیے دی گئیں۔

پطرس کا 'روحانی گھر'، ولیم ملر کے خواب کا صندوقچہ ہے، اور وہ ملاکی کے عشور و نذرانوں کا خزانہ خانہ بھی ہے۔ جب آسمان کے دریچے کھولے جاتے ہیں؛ ایک گروہ کمرے سے باہر پھینک دیا جاتا ہے، اور دوسرا گروہ صندوقچہ میں ڈال دیا جاتا ہے اور اسے خدا کی ظفر مند کلیسیا کی سفید کتان کی پوشاکیں عطا کی جاتی ہیں۔

پر وقار اور علانیہ طور پر اہل یہوداہ نے یہ عہد کیا تھا کہ وہ شریعتِ خدا کی اطاعت کریں گے۔ مگر جب کچھ عرصے کے لیے عزرا اور نعمیہ کا اثر موقوف رہا، تو بہت سے لوگ خداوند سے برگشتہ ہو گئے۔ نعمیہ فارس لوٹ گیا تھا۔ اس کی یروشلم سے غیر حاضری کے دوران ایسے شرور دیے پاؤں در آئے جن سے قوم کے بگڑ جانے کا اندیشہ تھا۔ بت پرستوں نے نہ صرف شہر میں قدم جما لیے بلکہ اپنی موجودگی سے خود ہیکل کے احاطوں کو بھی آلودہ کر دیا۔ غیر قوم سے شادی بیاہ کے ذریعے سردار کاہن الیاسب اور عمونی طوبیہا، جو اسرائیل کا سخت دشمن تھا، کے درمیان دوستی قائم ہو گئی۔ اس نامقدس اتحاد کے نتیجے میں الیاسب نے طوبیہا کو ہیکل سے متصل ایک حجرے میں سکونت اختیار کرنے کی اجازت دے دی، جو اس سے پہلے لوگوں کے عشور اور نذرانوں کے ذخیرہ خانے کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔

عمونیوں اور موآبیوں کی اسرائیل کے خلاف سنگدلی اور غداری کے سبب، خدا نے موسیٰ کے وسیلہ سے اعلان کیا تھا کہ انہیں اس کی قوم کی جماعت میں داخل ہونے سے ہمیشہ کے لیے روک دیا جائے۔ دیکھیے استثنا 3:23-6۔ اس فرمان کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے سردار کاہن نے خدا کے گھر کے حجرے میں رکھے نذرانوں کو باہر نکال دیا تھا تاکہ اس ممنوعہ قوم کے ایک نمائندے کے لیے جگہ بنائی جائے۔ خدا اور اس کی سچائی کے اس دشمن پر ایسا احسان کرنا، خدا کی توہین کا اس سے بڑا اظہار ممکن نہ تھا۔

فارس سے واپس آ کر نعمیہ کو اس دلیرانہ حرمتی کی خبر ملی اور اُس نے دخیل کو نکالنے کے لیے فوری اقدامات کیے۔ 'مجھے اس پر سخت رنج ہوا،' وہ بیان کرتا ہے؛ 'لہذا میں نے طوبیہا کا سارا گھر کا ساز و سامان حجرہ سے باہر پھینک دیا۔ پھر میں نے حکم دیا، اور انہوں نے حجرے پاک کیے؛ اور وہاں میں نے خدا کے گھر کے برتن، ساتھ ہی اناج کی قربانی اور لوبان بھی دوبارہ لے آیا۔'

ہیکل کی نہ صرف حرمتی کی گئی تھی بلکہ نذرانوں کا بھی غلط مصرف کیا گیا تھا۔ اس امر نے لوگوں کی فیاضی کے جذبے کو کمزور کر دیا تھا۔ وہ اپنے جوش و حرارت سے محروم ہو گئے تھے اپنے عشر ادا کرنے سے گریزاں تھے۔ خداوند کے گھر کے خزانے نہایت کم مہیا تھے؛ ہیکل کی خدمت میں معمور بہت سے نغمہ سرا اور دیگر افراد، چونکہ انہیں کافی کفالت نہیں مل رہی تھی، خدا کے کام کو چھوڑ کر کہیں اور محنت و مشقت کرنے لگے تھے۔

"نعمیہا ان کے قاعدگیوں کی اصلاح کے لیے سرگرم عمل ہوا۔ اس نے اُن سب کو پھر جمع کیا جنہوں نے خداوند کے گھر کی خدمت چھوڑ دی تھی، اور انہیں اُن کے عہدوں پر بحال کر دیا۔ اس سے لوگوں میں اعتماد پیدا ہوا، اور تمام یہوداہ نے 'غلہ اور نئی مے اور تیل کا عشر' لا کر پیش کیا۔ جو لوگ 'امین شمار کیے گئے' تھے، وہ 'خزانہ خانوں پر خزانہ دار' مقرر کیے گئے، اور اُن کا فریضہ یہ تھا کہ وہ اپنے بھائیوں میں تقسیم کریں۔" انبیا اور بادشاہ، 669، 670۔

جب نعمیہا نے 'طوبیہا کو نکالا' تو وہ اس امر کا پیش نمونہ تھا کہ مسیح نے بعینہ اسی ہیکل سے سکے بدلنے والوں کو نکالا۔ یہ محض ہیکل نہ تھا بلکہ ہیکل ہی کا وہی حجرہ تھا جہاں عشور رکھے جاتے تھے۔ جب فلادلفیہ کے الیاقیم نے لودکیہ کے شبہ کی جگہ لی، تو شبہ وہ خزانہ دار تھا جسے دور کے میدان میں پھینک دیا گیا۔

یوں فرماتا ہے خداوند رب الافواج: جا، اس خزانچی کے پاس، یعنی شبنا کے پاس جو گھر پر مقرر ہے، اور کہہ، یہاں تیرے پاس کیا ہے؟ اور یہاں تیرا کون ہے کہ تو نے اپنے لئے یہاں قبر تراشی ہے، جیسے وہ جو اپنے لئے بلندی پر قبر تراشتا ہے اور چٹان میں اپنے لئے مسکن کندہ کرتا ہے؟ دیکھ، خداوند تجھے زبردست اسیری کے ساتھ اٹھا لے جائے گا، اور ضرور تجھے خوب لپیٹ دے گا۔ وہ یقیناً تجھے شدت سے گھمائے گا اور گیند کی مانند ایک وسیع ملک میں تجھے اچھال دے گا: وہاں تو مرے گا، اور وہاں تیرے جلال کے رتھ تیرے آقا کے گھر کی رسوائی ٹھہریں گے۔ اور میں تجھے تیری جگہ سے ہٹا دوں گا، اور وہ تجھے تیرے منصب سے نیچے گرا دے گا۔

اور اُس روز ایسا ہوگا کہ میں اپنے خادم الیاقیم بن حلقیہ کو بلاؤں گا؛ اور میں اسے تیری خلعت پہناؤں گا، اور تیری کمر بند سے اسے مضبوط کروں گا، اور تیری حکومت اُس کے ہاتھ میں سپرد کروں گا؛ اور وہ باشندگان یروشلم اور یہوداہ کے گھرانے کے لیے باپ ہوگا۔ اور داؤد کے گھرانے کی کنجی اُس کے کندھے پر رکھ دوں گا؛ پس وہ کھولے گا اور کوئی بند نہ کر سکے گا، اور وہ بند کرے گا اور کوئی کھول نہ سکے گا۔

اور میں اسے ایک محکم جگہ میں میخ کی مانند گاڑ دوں گا، اور وہ اپنے باپ کے گھرانے کے لیے ایک جلالی تخت ٹھہرے گا۔ اور اس پر اس کے باپ کے گھرانے کا سارا جلال، نسل و ذریت، قلیل مقدار کے سب برتن، پیالوں سے لے کر صراحیوں تک کے تمام برتن، آویزاں کیے جائیں گے۔ اسی دن، رب الافواج فرماتا ہے، وہ میخ جو محکم جگہ میں گاڑی گئی ہے، اکھاڑی جائے گی، کاٹ دی جائے گی اور گر پڑے گی، اور جو بوجھ اس پر تھا وہ کاٹ ڈالا جائے گا، کیونکہ خداوند نے یہ فرمایا ہے۔ اشعیا 22:15-22۔

جس دن احمق لاودکیائی شبنا نکالا جاتا ہے، اسی دن الیاقیم کو کلیسیاے فاتح کی حکومت سونپی جاتی ہے۔ جب مسیح ایک لاکھ چوالیس ہزار کے ہیکل کو اُس ملیے سے پاک کرتا ہے جس نے قیمتی جواہر کو ڈھانپ رکھا تھا، تو وہ اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ وہ شبنا کی نمائندگی کرنے والوں کو 'ڈھانپ' دے گا۔ آسمان کی کھڑکیاں کھلنے سے پہلے جواہر ملیے سے ڈھکے ہوئے تھے، اور جب ملبہ نکال باہر کیا جاتا ہے، تو وہی ملبہ رسوائی سے ڈھانپ دیا جاتا ہے۔ ولیم ملر کا خواب ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کی نشاندہی کرتا ہے۔

یہ صندوقچہ، ملاکی کا گودام، پطرس کا روحانی گھر، اور وہ ایلیاہ کا خیمہ ہے جسے پطرس بنانا چاہتا تھا۔ خاک جھاڑنے والا آدمی اس وقت ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کی تمثیل پیش کرتا ہے جب وہ جواہرات صندوقچہ میں ڈال دیتا ہے۔ ملاکی اُس آزمائش کی نشاندہی کرتا ہے جو یہ ثابت کرتی ہے کہ خدا کے لوگ واقعی اُس کی طرف رجوع کر آئے ہیں۔

تب جو لوگ خداوند سے ڈرتے تھے انہوں نے آپس میں اکثر گفتگو کی؛ اور خداوند نے گوش فرادیا اور سنا؛ اور ان کے بارے میں جو خداوند سے ڈرتے تھے اور اُس کے نام پر غور کرتے تھے، اُس کے حضور یادگاری کی ایک کتاب لکھی گئی۔ اور رب الافواج فرماتا ہے: اُس دن وہ میرے ہوں گے جب میں اپنے جواہرات جمع کروں گا؛ اور میں اُن پر ترس کھاؤں گا جیسے کوئی آدمی اپنے اُس پیٹے پر ترس کھاتا ہے جو اُس کی خدمت کرتا ہے۔ پھر تم پلٹو گے اور راستباز اور شریر کے درمیان، اور اُس کے درمیان جو خدا کی خدمت کرتا ہے اور اُس کے درمیان جو اُس کی خدمت نہیں کرتا، امتیاز کرو گے۔ ملاکی 18-3:16۔

اس عبارت میں "رجوع" ایک کلیدی لفظ ہے، کیونکہ خدا اپنے لوگوں کو اپنی طرف رجوع کرنے کے لیے پکارتا ہے؛ لیکن وہ انہی لوگوں کو یہ چیلنج بھی دیتا ہے کہ وہ عشر اور نذرانے واپس لا کر اُسے آزمائیں۔ اور ایک زمانہ ایسا بھی ہے جب راستباز "رجوع" کریں گے، اور ایسا کرتے ہوئے وہ دانائوں اور نادانوں کے درمیان "امتیاز" کریں گے۔ جو خداوند سے ڈرتے تھے اور اُس کے نام پر غور کرتے تھے، وہی وہ لوگ ہیں جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کا علم ٹھہریں گے۔

خداوند کا خوف اولین کسوٹی ہے؛ لہذا جب آیت سولہ کہتی ہے، "تب وہ جو خداوند سے ڈرتے تھے"، تو یہ انبوی بیانیہ کے سابقہ سیاق کی طرف اشارہ ہے۔

خداوند فرماتا ہے: تمہاری باتیں میرے خلاف سخت رہی ہیں۔ پھر بھی تم کہتے ہو، ہم نے تیرے خلاف اتنا کیا کہا ہے؟ تم نے کہا ہے: خدا کی خدمت کرنا عبث ہے؛ اور کیا نفع ہے کہ ہم نے اس کے حکم کی پاسداری کی اور رب الافواج کے حضور سوگوار ہو کر چلتے رہے؟ اور اب ہم متکبروں کو مبارک کہتے ہیں؛ بلکہ بدی کرنے والے سرفراز کیے جاتے ہیں؛ بلکہ جو خدا کو آزماتے ہیں وہ بھی رہائی پاتے ہیں۔ ملاکی 15-3:13

ملاکی بیان کرتا ہے، "اور اب ہم مغروروں کو مبارک کہتے ہیں۔" افرائیم کے شرابی "غرور کا تاج" کہلاتے ہیں، اور جب وہ یہ سمجھتے ہیں کہ موسیٰ اور الیاس — وہ دو نبی جنہوں نے انہیں ایذا پہنچائی تھی — مر گئے ہیں، تو وہ خوش ہوتے ہیں۔ وہ اس قدر خوش ہوئے کہ انہوں نے ایک دوسرے کو تحائف بھیجے۔

اور ان کی لاشیں اس بڑے شہر کی سڑک پر پڑی رہیں گی، جو روحانی طور پر سدوم اور مصر کہلاتا ہے، جہاں ہمارے خداوند کو بھی مصلوب کیا گیا تھا۔ اور لوگ اور قبیلے اور زبانیں اور قومیں ساڑھے تین دن تک ان کی لاشیں دیکھیں گے اور ان کی لاشوں کو دفن ہونے نہ دیں گے۔ اور جو زمین پر رہتے ہیں ان پر خوشی منائیں گے اور شادمانی کریں گے، اور ایک دوسرے کو تحفے بھیجیں گے، کیونکہ ان دونوں نبیوں نے زمین کے رہنے والوں کو عذاب دیا تھا۔ مکاشفہ 10-11:8۔

متکبر لوگ 18 جولائی 2020 سے 2023 تک خوش رہے۔ 18 جولائی 2020 کو پیغام 'خداوند' کے برخلاف 'سخت' تھا۔ 18 جولائی 2020 کو ہم نے یہ نہ پہچانا کہ ہم نے خدا اور اس کے کلام کے خلاف کس قدر بولناک باتیں کی تھیں۔ مایوس ہو کر ہم 'انتظار کے زمانہ' میں داخل ہوئے جس کی نمائندگی اس نوحہ سے ہوتی ہے: 'خدا کی خدمت کرنا عبث ہے؛ اور کیا نفع ہے کہ ہم نے اس کے حکم کی پابندی کی، اور رب الافواج کے حضور ماتم کرتے ہوئے چلے؟' یہ یرمیاہ کے نوحہ کے متوازی ہے، جب وہ پہلی مایوسی کی تصویر کشی کرتا ہے۔

میں ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلس میں نہیں بیٹھا، نہ شادمان ہوا؛ میں تیرے ہاتھ کے باعث تنہا بیٹھا، کیونکہ تو نے مجھے قہر سے معمور کیا۔ میرا درد دائمی کیوں ہے، اور میرا زخم ایسا لاعلاج کیوں ہے کہ شفا پانے سے انکار کرتا ہے؟ کیا تو سراسر میرے لئے جھوٹا ٹھہرے گا، اور ایسے پانی کی مانند جو خشک پڑ جاتا ہے؟ یرمیاہ 15:17، 18۔

18 جولائی 2020 کی پیشگوئی کے حوالے سے ہمارے اقوال کڑے تھے، اور اُس وقت ہمیں یہ علم نہ تھا کہ ہم نے کس قدر بڑی طرح سرکشی کی تھی۔ جب مایوسی پیش آئی تو وقت تاخیر شروع ہو چکا تھا، جبکہ ایک طبقہ سوگوار تھا اور دوسرا طبقہ شادمان۔ اسی سیاق میں ملاکی یوں بیان کرتا ہے:

تب جو خداوند سے ڈرتے تھے، آپس میں اکثر گفتگو کیا کرتے تھے؛ اور خداوند نے التفات فرمایا اور اسے سن لیا، اور اُس کے حضور ان کے حق میں ایک کتاب یادگاری لکھی گئی جو خداوند سے ڈرتے تھے اور اُس کے نام پر غور کیا کرتے تھے۔ اور رب الافواج فرماتا ہے: اُس دن جب میں اپنے جواہرات کو جمع کروں گا، وہ میرے ہوں گے؛ اور میں ان پر رحم کروں گا، جیسے ایک آدمی اپنے اُس بیٹے پر رحم کرتا ہے جو اُس کی خدمت کرتا ہے۔

تب تم لوٹ آؤ گے اور راستباز اور شرپر کے درمیان امتیاز کرو گے، اور اُس کے درمیان جو خدا کی خدمت کرتا ہے اور اُس کے درمیان جو اُس کی خدمت نہیں کرتا۔ ملاکی ۱۶:۳-۱۸

2024 میں وہ بنیادی آزمائش، جسے خداوند کے خوف کے طور پر پیش کیا گیا تھا، آن پہنچی۔ اس آزمائش میں دو طبقے ظاہر ہوئے، اور وہ گروہ جس پر یہ دونوں طبقے مشتمل تھے، ان ساڑھے تین دنوں کے دوران باقاعدہ زوم اجلاسوں میں اکثر آپس میں گفتگو کرتا رہا۔ خداوند نے ان کی گفت و شنید کو

سنا۔ جو طبقہ خداوند سے ڈرتا تھا، اس نے اس کے نام پر غور کیا: پلمونی، یہوداہ کے قبیلے کا شیر، الفا اور اومیگا، سچائی، کلام، عجیب زبان دان، کونے کا پتھر اور سر زاویہ، برہ، آسمانی سردار کاہن، ہیکل، چٹان۔ جو لوگ اس کتاب میں درج ہوئے وہ تاج پر جواہرات ٹھہرائے جائیں گے، جو جلال کی بادشاہی کے علم کی نمائندگی کریں گے۔ جب وہ ان جواہرات کو جمع کرتا ہے، تب وہ لوٹتے ہیں اور راستباز اور شریر میں امتیاز کرتے ہیں۔ جب وہ جواہرات کو صندوقچہ میں ڈال دیتا ہے، تب پہچانا جاتا ہے کہ کون نادان ہے اور کون دانا۔

ملاکی لکھتا ہے:

میری طرف رجوع کرو، اور میں تمہاری طرف رجوع کروں گا،

لیکن تم نے کہا، ہم کس بات میں رجوع کریں؟

سب عشور گودام میں لے آؤ تاکہ میرے گھر میں خوراک ہو، اور اب اسی امر میں مجھے آزماؤ، ربؐ الافواج فرماتا ہے، اگر میں تمہارے لیے آسمان کے دریچے نہ کھولوں اور تم پر ایسی برکت نہ انڈیلوں کہ اسے رکھنے کی گنجائش بھی نہ رہے۔

غلہ خانہ صندوقچہ ہے، اور عشور دانا کنواریاں ہیں۔ غلہ خانہ خدا کے کلام کو ظاہر کرتا ہے جو سچائی کے ایک نئے ڈھانچے میں مرتب کیا گیا ہے۔ اس صندوقچہ میں ڈالے جانے والے جواہر وہ سچائیاں ہیں جو آدھی رات کی پکار کے پیغام سے متعلق ہیں۔ نجمیہ کی تطہیر میں جس طرح نشاندہی کی گئی ہے، عشور ہیکل کے ایک مخصوص حجرہ میں رکھے جاتے تھے۔ وہ صندوقچہ اور غلہ خانہ—یا پطرس کا روحانی گھر—خدا کی ہیکل کی نمائندگی کرتا ہے، اور جواہر ان انسانی ہیکلوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو حضرت اعلیٰ کے مخفی مقام میں الوہیت کے ساتھ متحد ہیں۔ انسانی پیغامبر الہی پیغام سے جدا نہیں کیے جا سکتے۔ یہ جواہر خدا کے پیغامبر بھی ہیں اور وہ پیغام بھی جس کی وہ منادی کرتے ہیں۔ الہام اکثر پیغام اور پیغامبر کو یکجا شناخت بخشتا ہے۔

خدا نے اپنی کلیسیا کو اس زمانہ میں، جس طرح اُس نے قدیم اسرائیل کو بلایا تھا، زمین میں نور بن کر کھڑا ہونے کے لیے بلایا ہے۔ سچائی کے طاقتور کلہاڑے، یعنی پہلے، دوسرے اور تیسرے فرشتوں کے پیغامات کے وسیلہ سے، اُس نے انہیں کلیسیاؤں اور دنیا سے الگ کیا ہے تاکہ انہیں اپنے ساتھ مقدس قربت میں لے آئے۔ اُس نے انہیں اپنی شریعت کے امانت دار بنایا ہے اور اس زمانہ کے لیے نبوت کی عظیم سچائیاں اُن کے سپرد کی ہیں۔ جیسے مقدس اقوال قدیم اسرائیل کے سپرد کیے گئے تھے، یہ بھی ایک مقدس امانت ہیں جنہیں دنیا تک پہنچایا جانا ہے۔ مکاشفہ 14 کے تین فرشتے اُن لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو خدا کے پیغامات کی روشنی قبول کرتے ہیں اور اُس کے کارگزار بن کر زمین کی طول و عرض میں انتباہ کی صدا بلند کرنے کے لیے نکلتے ہیں۔ مسیح اپنے پیروکاروں سے فرماتا ہے: 'تم دنیا کے نور ہو۔' ہر اُس جان سے جو یسوع کو قبول کرتی ہے، کلوری کی صلیب یوں ہمکلام ہوتی ہے: 'جان کی قیمت دیکھو: "تمام دنیا میں جا کر ساری مخلوق کو انجیل کی منادی کرو۔"' اس کام میں کسی چیز کو بھی رکاوٹ ڈالنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے۔ یہ وقت کے لیے نہایت اہم کام ہے؛ اس کی پہنچ ابدیت کی مانند دور رس ہونی چاہیے۔ انسانوں کی جانوں کے لیے جو محبت یسوع نے اُن کی فدیہ کے لیے اپنی دی ہوئی قربانی میں ظاہر کی، وہ اُس کے تمام پیروکاروں کو متحرک کرے گی۔ شہادتیں، جلد 5، 455۔

ہم آئندہ مقالے میں ان تصورات کو یکجا کرنے کا آغاز کریں گے۔

اپنی زندگی کے گزشتہ پچاس برسوں کے دوران مجھے تجربہ حاصل کرنے کے قیمتی مواقع میسر آئے ہیں۔ مجھے پہلے، دوسرے اور تیسرے فرشتوں کے پیغامات میں تجربہ حاصل ہوا ہے۔ فرشتوں کو آسمان کے وسط میں اڑتے ہوئے پیش کیا گیا ہے، جو دنیا کو تنبیہ کا پیغام سناتے ہیں، اور اُن کے پیغام کا اس زمین کی تاریخ کے آخری ایام میں رہنے والے لوگوں سے براہ راست تعلق ہے۔ کوئی شخص ان

فرشتوں کی آواز نہیں سنتا، کیونکہ وہ ایک علامت کے طور پر خدا کے اُن لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو آسمانی کائنات کے ساتھ ہم آہنگی میں کام کر رہے ہیں۔ مرد و زن، جو روح خدا سے منور اور سچائی کے وسیلہ مقدس کیے گئے ہیں، ان تین پیغامات کی اپنی ترتیب کے مطابق منادی کرتے ہیں۔

میں نے اس نہایت سنجیدہ کام میں اپنا کردار ادا کیا ہے۔ تقریباً میرا سارا مسیحی تجربہ اسی کے ساتھ درہم تنیدہ ہے۔ اب ایسے لوگ موجود ہیں جن کا تجربہ میرے مانند ہے۔ انہوں نے اس زمانے کے لیے منکشف ہوتی ہوئی سچائی کو پہچانا ہے؛ وہ عظیم پیشوا، خداوند کے لشکر کے سالار، کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلے ہیں۔

پیغامات کے اعلان میں پیشگوئی کی ہر صراحت پوری ہو چکی ہے۔ جنہیں یہ سعادت نصیب ہوئی کہ ان پیغامات کے اعلان میں حصہ لیں، انہوں نے ایسا تجربہ حاصل کیا ہے جو ان کے لیے انتہائی قدر و قیمت کا ہے؛ اور اب جبکہ ہم ان آخری ایام کے خطرات کے بیچ میں ہیں، جب ہر جانب سے یہ آوازیں سنائی دیں گی، 'یہاں مسیح ہے'، 'یہاں حق ہے'؛ جبکہ بہت سوں کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے ایمان کی اُس بنیاد کو متزلزل کریں جس نے ہمیں کلیساؤں اور دنیا سے نکال کر دنیا میں قوم مخصوصہ کی حیثیت سے کھڑا کیا ہے، تو یوحنا کی مانند ہماری گواہی پیش کی جائے گی:

'جو ابتدا سے تھا، جسے ہم نے سنا، جسے ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا، جسے ہم نے غور سے دیکھا، اور جسے ہمارے ہاتھوں نے چھوا، کلام حیات کی بابت؛ ... جو کچھ ہم نے دیکھا اور سنا ہے وہ ہم تمہیں بھی خبر دیتے ہیں تاکہ تم بھی ہمارے ساتھ شراکت رکھو۔'

میں اُن امور کی گواہی دیتا ہوں جنہیں میں نے دیکھے ہیں، جنہیں میں نے سنے ہیں، اور جنہیں میرے ہاتھوں نے چھوئے ہیں—یعنی کلمہ حیات سے متعلق۔ اور مجھے معلوم ہے کہ یہ گواہی باپ اور بیٹے کی طرف سے ہے۔ ہم نے دیکھا ہے اور گواہی دیتے ہیں کہ روح القدس کی قدرت ابلاغ حق کے ساتھ ہمراہ رہی ہے، قلم اور آواز کے ذریعے تنبیہ کرتی ہوئی، اور پیغامات کو ان کی ترتیب کے مطابق عطا کرتی ہوئی۔ اس عمل کا انکار کرنا روح القدس کا انکار کرنا ہوگا، اور ہمیں اُن لوگوں کی جماعت میں لا کھڑا کرے گا جو ایمان سے برگشتہ ہو چکے ہیں اور مصلح ارواح کی طرف کان دھرتے ہیں۔

دشمن اہل ایمان کے اس اعتماد کو، جو گزشتہ پیغامات میں ہمارے ایمان کے ستونوں پر قائم ہے، جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لیے ہر ممکن تدبیر بروئے کار لائے گا؛ وہی پیغامات جنہوں نے ہمیں حق ابدی کی بلند پایہ مسند پر متمکن کیا ہے اور جنہوں نے اس کام کی تاسیس کی اور اسے امتیازی خدوخال عطا کیے ہیں۔ خداوند خدای اسرائیل نے اپنی قوم کی قیادت فرمائی ہے اور ان پر آسمانی الاصل حق منکشف کیا ہے۔ اُس کی آواز سنی گئی ہے، اور اب بھی سنی جاتی ہے، جو یہ کہتی ہے: قوت سے قوت کی طرف، فضل سے فضل کی طرف، جلال سے جلال کی طرف آگے بڑھو۔ یہ کام مضبوط تر اور وسیع تر ہوتا جا رہا ہے، کیونکہ خداوند خدای اسرائیل اپنی قوم کا محافظ و مدافع ہے۔

جو لوگ حق کو محض نظری طور پر، گویا محض انگلیوں کی پوروں سے، تھامے ہوئے ہیں، جنہوں نے اس کے اصولوں کو روح کے باطنی حرم تک نہیں پہنچایا بلکہ اس اساسی حقیقت کو بیرونی صحن ہی تک محدود رکھا ہے، وہ اس قوم کی گزشتہ تاریخ میں کوئی امر مقدس نہ دیکھیں گے؛ وہی تاریخ جس نے انہیں وہ بنایا ہے جو وہ ہیں، اور جس نے انہیں دنیا میں مخلص، مصمم العزم، تبلیغی کارکنان کے طور پر قائم کیا ہے۔

اس وقت کے لیے حق گراں قدر ہے، لیکن جن کے دل چٹان، یعنی مسیح یسوع، پر گر کر شکستہ نہیں ہوئے، وہ یہ نہ دیکھیں گے اور نہ سمجھیں گے کہ حق کیا ہے۔ وہ اسی کو قبول کریں گے جو ان کی آراء کو بھائے، اور اس بنیاد کے سوا جو ڈالی جا چکی ہے، دوسری بنیاد وضع کرنے لگیں گے۔ وہ اپنی خود پسندی اور اپنی بڑائی کی خوشامد کریں گے، یہ خیال کرتے ہوئے کہ وہ ہمارے ایمان کے ستونوں کو ہٹا کر ان کی جگہ اپنے وضع کردہ ستون قائم کر سکتے ہیں۔

یہ اس وقت تک برقرار رہے گا جب تک زمانہ قائم رہے گا۔ جو کوئی بائبل کا گہرا طالب علم رہا ہے، وہ اُن لوگوں کی نہایت سنجیدہ حیثیت کو دیکھے گا اور سمجھے گا جو اس زمین کی تاریخ کے اختتامی مناظر میں زندہ ہیں۔ ایسے لوگ اپنی عدم کفایت اور کمزوری کو محسوس کریں گے، اور یہ اپنا اولین فریضہ بنائیں گے کہ اُن کے پاس محض صورتِ دینداری نہ ہو بلکہ خدا کے ساتھ ایک زندہ تعلق ہو۔ وہ اس وقت تک آرام کرنے کی جرأت نہ کریں گے جب تک مسیح اُن کے باطن میں، جو جلال کی امید ہے، صورت پذیر نہ ہو جائے۔ نفس مِر جائے گا؛ تکبر جان سے نکال دیا جائے گا، اور اُن میں مسیح کی تواضع اور نرمی ہوں گی۔ نوٹ بک لیف لیٹس، 60، 61۔